بسم الله الرحمن الرحيم والصلوة والسلام على رسول الله و على ازواجه و اله واصحابه اجمعين الى يوم الدين

Research Paper 6

12 ربیع الاول 1432ھ

16 February 2011

قبروں سے فیض کے عقیدے کا تحقیقی جائزہ

''قرآن حکیم'' اور اِمامُ الانبیاء والمرسلین ﷺ کی ''صحیح اَحادیث'' کی تعلیمات کی روشنی میں

1 (اللہ ﷻ ہم سے روزانہ 5-وقت کی نمازوں کی تمام رکعتوں میں یہ عظیم وعدہ لیتا ہے :) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ O

ترجمہ آیت مبارکہ : ''(اَے اللہ ﷻ !) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور (اَے اللہ ﷻ !) ہم تجھ ہی سے (غائب میں) مدد مانگتے ہیں (یعنی تجھ ہی سے دُعا مانگتے ہیں)۔'' **[سورۃُ الفاتحۃ : آیت نمبر 4]**

2 وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ O

ترجمہ آیت مبارکہ : ''(اَے محبوب ﷺ !) اور جب آپ ﷺ سے میرے بندے میرے متعلق پوچھیں، (تو آپ ﷺ فرماؤ :) یقیناً میں بالکل نزدیک ہوں، قبول کرتا ہوں پُکارنے والے کی پکار (دُعا) کو، جب وہ مجھے پکارتا ہے، پس اُنھیں بھی چاہیے کہ میرا حکم مانیں (میری عبادت کریں اور دُعا بھی مجھ ہی سے مانگیں) اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ کامیابی پاسکیں۔'' **[سورۃُ البقرۃ : آیت نمبر 186]**

3 اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ O

ترجمہ آیت مبارکہ : ''(ذرا بتاؤ تو) کون قبول کرتا ہے بے قرار کی فریاد کو جب وہ اُس (اللہ ﷻ) کو پُکارے ، اور دور کردیتا ہے تکلیف کو ، اور تمھیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے (اَگلوں کا) کیا اللہ ﷻ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے ؟ (مگر) تم (اِس حقیقت پر) کم ہی غور وفکر کرتے ہو !۔'' **[سورۃُ النمل : آیت نمبر 62]**

4 **ترجمہ صحیح حدیث :** اِمامُ الانبیاوالمرسلین ﷺ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کو نصیحت فرمائی: ''اَے بیٹے! تو اللہ ﷻ کے احکام کی حفاظت کر اللہ ﷻ تیری حفاظت فرمائے گا۔ اللہ ﷻ کے حقوق کا خیال رکھ تو اُسے اپنے سامنے پائے گا۔ اور جب تو سوال کرے تو صرف اللہ ﷻ سے سوال کرنا اور جب تو مدد طلب کرے تو صرف اللہ ﷻ سے مدد طلب کرنا۔ اور جان لے کہ اگر پوری اُمت بھی جمع ہوکر تجھے کوئی فائدہ پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ ﷻ چاہے۔ اور اگر پوری اُمت جمع ہوکر تجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو نہیں پہنچا سکے گی مگر جو اللہ ﷻ چاہے۔ قلم اُٹھ گئے اور صحیفے خشک ہوگئے۔'' **[جامع ترمذی '' کتاب صفۃ القیامۃ '' حدیث نمبر 2516]**

نتائج مندرجہ بالا آیات وصحیح حدیث پڑھنے کے بعد ''دُعا'' (غائب میں مدد کیلئے پُکارنے) سے متعلق 2-اہم ترین نتائج نکلتے ہیں:

I دُعا ''عبادت'' کی ایک اعلیٰ قسم ہے اور اللہ ﷻ کے ساتھ خاص ہے۔ II اللہ ﷻ کے علاوہ کسی اور سے ''دُعا'' مانگنا گویا اُسے ''معبود'' بنالینے کے ہی مترادف ہے لہٰذا یہ عمل خالصتاً **شرک** اور ناقابلِ معافی گناہ ہے۔ .... ﴿ نَعُوذُ بِاللّٰہ ﷻ ﴾

5 ترجمہ صحیح حدیث : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اُللہ ﷺ مرضِ وفات میں مبتلا تھے تو بار بار اَپنی چادر کو اَپنے چہرہ مبارک پہ ڈالتے اور جب چادر کی وجہ سے گھبراہٹ شروع ہو جاتی تو اُسے اَپنے چہرہ مبارک سے ہٹا دیتے اور اِسی حال میں فرماتے جاتے تھے : ﴿ لَعَنَ اللهُ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى ، اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ أَنْبِيَآءِهِمْ مَسَاجِدَ ﴾ (ترجمہ : اللہ ﷻ کی لعنت ہو یہودیوں اور نصرانیوں (عیسائیوں) پر کہ اُنھوں نے اپنے انبیاء علیھم السلام کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا تھا)۔ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں : '' اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ رسول اُللہ ﷺ کی قبر پہ لوگ سجدے شروع کر دیں گے تو آپ ﷺ کی قبر مبارک کو (زائرین کی زیارت کیلئے) کھلا چھوڑ دیا جاتا مگر آپ ﷺ کو یہی خوف تھا جس کی وجہ سے رسول اُللہ ﷺ اِس عمل سے بچنے کی تلقین کر رہے تھے۔''

[صحیح بُخاری '' کتابُ الجنائز'' حدیث نمبر 1390 ، صحیح مُسلم '' کتابُ المساجد'' حدیث نمبر 1183]

6 ترجمہ صحیح حدیث : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ اُمہات المومنین : سیدہ اُم سلمہ اور سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہما نے رسول اُللہ ﷺ کے سامنے مرضِ وفات میں اِیک گرجے کا ذکر کیا جو اُنھوں نے سرزمین حبشہ میں دیکھا تھا اور اُسے ''ماریہ'' کہا جاتا تھا، اور اُنھوں نے اُس گرجے میں لٹکی ہوئی کچھ تصاویر کا ذکر بھی رسول اُللہ ﷺ کے سامنے کیا تو رسول اُللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا : '' یہ لوگ اَیسے تھے کہ جب اُن میں سے کوئی نیک آدمی مرجاتا تو وہ اُسکی قبر پر مسجد بنالیتے اور پھر اُس میں اُسکی تصویریں لٹکا دیتے، قیامت کے دن یہ لوگ اللہ ﷻ کے نزدیک بدترین مخلوق شمار ہونگے۔''

[صحیح بُخاری '' کتابُ الجنائز'' حدیث نمبر 1341 ، صحیح مُسلم '' کتابُ المساجد'' حدیث نمبر 1180]

7 ترجمہ صحیح حدیث : سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں : ''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں جب لوگ قحط سالی کا شکار ہو جاتے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلہ سے بارش کی دعا کرتے اور یوں عرض کرتے : '' اَے اللہ ﷻ بے شک پہلے پہل ہم اپنے نبی ﷺ کو تیری بارگاہ میں وسیلہ کے طور پہ پیش کرتے تھے اور (اُنکی دُعا سے) تو ہم پہ بارش برسا دیا کرتا تھا۔ (آپ ﷺ کے بعد) اَب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کے چچا کو وسیلہ کے طور پر لے کر آئے ہیں۔ پس (اُنکی دُعا سے) ہم پر بارش نازل فرما۔ (راوی کہتے ہیں) یوں اُن پر بارش برس پڑتی۔'' [صحیح بُخاری '' کتابُ الاستسقاء '' حدیث نمبر 1010]

نتائج I سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اُللہ ﷺ کی اعلیٰ ترین ''برزخی زندگی'' کے باوجود آپ ﷺ سے قبر مبارک پہ جا کر '' دُعا نہیں کی'' کیونکہ اللہ ﷻ کے علاوہ کسی بھی اور ہستی سے دُعا کرنا (غائب میں مدد مانگنا) خالصتاً **شرک** اور نا قابلِ معافی گناہ ہے۔

II سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اُللہ ﷺ کی قبر مبارک پہ جا کر آپ ﷺ سے ''وسیلہ کے طور پر'' دُعا نہیں کروائی بلکہ رسول اُللہ ﷺ کے چچا کو وسیلہ کے طور پر لا کر اُن سے دُعا کروائی اور یوں اُمتِ مُحمّدیہ ﷺ کو یہ عقیدہ سمجھا دیا کہ ''صحیح وسیلہ شخصی'' کسی بزرگ کی قبر مبارک پہ جا کر اُن سے مانگنا یا دُعا کروانا ہرگز نہیں ہے بلکہ ''دنیا میں موجود'' نیک زندہ آدمی سے دُعا کروانا ہے اور اِس عقیدہ پر اُمت کا اِجماع ہے۔

نوٹ قرآن وسنت کے واضح دلائل کے برعکس اِنڈیا اور پاکستان کے مشہور علماء اور بزرگوں کے خودساختہ عقائد ونظریات ملاحظہ فرمائیں :

قبروں سے فیض کا عقیدہ رکھنے والے علماء کے حوالہ جات

علماء کا عقیدہ 1 '' اَب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اوراُن کے سینوں اورقبروں سے باطنی فیوض حاصل کرنا سو بیشک صحیح ہے مگراُس طریق سے جو اِس کے اہل اورخواص کو معلوم ہے نہ اُس طرز سے جوعوام میں رائج ہے۔''

[دیوبندی بزرگ : مولانا خلیل احمد سہارنپوری صاحب '' **المھند علی المفند** '' (جواب نمبر 11) صفحہ نمبر 40] مکتبۃ العلم لاہور

علماء کا عقیدہ 2 '' قبر کا طواف تعظیمی منع ہے اوراگر برکت لینے کیلئے گرد مزار پھرا تو حرج نہیں مگرعوام منع کیے جائیں بلکہ عوام کے سامنے کیا بھی نہ جائے کہ کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔''

[بریلوی بزرگ : مولانا امجد علی قادری رضوی صاحب '' **بہار شریعت** '' (حصہ چہارم، قبرودفن کا بیان) صفحہ نمبر 314] شبیر برادرز لاہور

علماء کا عقیدہ 3 مولانا سید مناظر احسن گیلانی صاحب مولانا قاسم نانوتوی صاحب ''بانی دارالعلوم دیوبند'' کے متعلق مولانا منصور علی خان صاحب سے نقل کرتے ہیں: '' مولانا قاسم نانوتوی صاحب اگرا کیلے کسی مزار (بزرگ کی قبر) پر جاتے، اورکوئی دوسرا شخص (عوام الناس میں سے) وہاں موجود نہ ہوتا، تو آواز سے عرض کرتے : ''آپ میرے واسطے دُعا کریں۔''

[دیوبندی بزرگ : مولانا سید مناظر احسن گیلانی صاحب '' **سوانح قاسمی** '' (جلد نمبر 2) صفحہ نمبر 29] مکتبہ رحمانیہ لاہور

علماء کا عقیدہ 4 مولانا اشرف علی تھانوی صاحب خود لکھتے ہیں: '' میں اَپنے حضرت (دیوبندی اور بریلوی علماء کے مشترکہ روحانی پیشوا شیخ امداد اللہ مہاجر مکی صاحب) کی خدمت میں غذائے روح کا وہ سبق جو حضرت شاہ نور محمد صاحب کی شان میں ہے سُنا رہا تھا۔ جب اثر مزار شریف کا بیان آیا تو آپ (شیخ مہاجر مکی صاحب) نے فرمایا: میرے حضرت کا ایک جولاہا مرید تھا۔ حضرت کے انتقال کے بعد اُنکے مزار شریف پر عرض کیا کہ حضرت میں بہت پریشان ہوں اور روٹیوں کا محتاج ہوں کچھ دستگیری فرمایئے۔ حکم ہوا کہ تم کو ہمارے مزار سے دو آنے یا آدھ آنہ روز ملا کرے گا۔ ایک مرتبہ میں (مہاجر مکی صاحب) مزار شریف کی حاضری کو گیا تو وہی جولاہا بھی حاضر تھا۔ اُس نے کل کیفیت بیان کر کے کہا : مجھے ہر روز وظیفہ قبر سے ملا کرتا ہے۔'' اِس واقعہ پر مولانا تھانوی صاحب کا تبصرہ ہے: ''یہ منجملہ کرامات کے ہے''

[دیوبندی بزرگ : مولانا اشرف علی تھانوی صاحب '' **امداد المشتاق** '' (واقعہ نمبر 290) صفحہ نمبر 144] بک کارنر جہلم

علماء کا عقیدہ 5 مولانا اشرف علی تھانوی صاحب مولانا قاسم نانوتوی صاحب ''بانی دارالعلوم دیوبند'' کے متعلق مولانا حبیب الرحمٰن صاحب سے نقل کرتے ہیں : '' دیوبند کے دواُستاد: مولانا احمد حسن امروہی صاحب اورمولانا فخرالحسن گنگوہی صاحب کے درمیان باہم تنازعہ ہوا تو مولانا محمود الحسن صاحب اَصل جھگڑے میں شریک نہ ہونے کے باوجود اِس معاملہ میں آئے مگر غیر جانبدار نہ رہ سکے اور کسی ایک جانب جھک گئے۔ اِسی دوران مولانا رفیع الدین صاحب نے مولانا محمود الحسن صاحب کواَپنے حجرے میں بلایا اور کہا پہلے یہ میرا روئی کا لبادہ دیکھ لو۔ سخت سردی کا موسم تھا اِسکے باوجود مولانا کا لبادہ خوب تر تھا اور بھیگ رہا تھا۔ پھر مولانا رفیع الدین صاحب نے فرمایا:

واقعہ یہ ہے کہ اَبھی اَبھی مولانا نانوتوی صاحب جسد عنصری کے ساتھ میرے پاس تشریف لائے تھے جس سے میں ایک دَم پسینہ پسینہ ہوگیا اور میر البادہ تر بتر ہوگیا اور فرمایا کہ محمود الحسن سے کہو کہ وہ اِس جھگڑے میں نہ پڑے۔ اِس پر مولانا نے توبہ کرلی۔" اِس واقعہ پر مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا تبصرہ یہ ہے: "یہ واقعہ روح کا تمثل تھا اور اِسکی دو صورتیں ہوسکتی ہیں: ایک یہ کہ جسد مثالی تھا مگر مشابہ جسد عنصری کے۔ دوسری صورت یہ کہ روح نے خود عناصر میں تصرف کر کے جسد عنصری تیار کرلیا ہو مگر وقت گزر جانے پر پھر اِس مرکب کو تحلیل کر دیا جاتا ہے"

[دیوبندی بزرگ : مولانا اشرف علی تھانوی صاحب " **ارواح ثلاثہ** " (حکایت نمبر 247) صفحہ نمبر 233] مکتبہ رحمانیہ لاہور

علماء کا عقیدہ 6 مولانا اشرف علی تھانوی صاحب مولانا معین الدین صاحب سے اُنکے والد محترم مولانا محمد یعقوب نانوتوی صاحب کی وفات کے بعد اُنکی کرامتِ قبر نقل کرتے ہیں: " ایک مرتبہ ہمارے "نانوتہ" میں جاڑہ بخار کی بہت کثرت ہوئی۔ سو جو شخص مولانا کی قبر کی مٹی لے جاکر باندھ لیتا اُسے آرام ہوجاتا۔ بس اِس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی قبر پر مٹی ڈلواؤں تب ہی ختم۔ کئی مرتبہ ڈال چکا۔ پریشان ہوکر ایک دفعہ مولانا کی قبر پر جاکر کہا: آپ کی تو کرامت ہوگئی اور ہماری مصیبت ہوگئی۔ یاد رکھو! اگر اَب کے کوئی اَچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے، اَیسے ہی پڑے رہیو۔ لوگ جوتے پہنے تمہارے اوپر اَیسے ہی چلیں گے۔ بس اُسی دن سے پھر کسی کو آرام نہ ہوا۔ پھر شہرت ہوگئی کہ اَب قبر سے آرام نہیں ملتا۔ پھر لوگوں نے مٹی لے جانا بند کر دیا۔"

[دیوبندی بزرگ : مولانا اشرف علی تھانوی صاحب " **ارواح ثلاثہ** " (حکایت نمبر 366) صفحہ نمبر 302] مکتبہ رحمانیہ لاہور

علماء کا عقیدہ 7 تبلیغی جماعت کے بزرگ مولانا محمد زکریا سہارنپوری صاحب لکھتے ہیں: "عرب کی ایک جماعت ایک مشہور سخی کریم کی قبر پر گئی۔ دور کا سفر تھا۔ رات کو وہاں ٹھہرے۔ اُن میں سے ایک شخص نے اُس قبر والے کو خواب میں دیکھا وہ اُس سے کہہ رہا ہے کہ تو اَپنے اُونٹ کو میرے بختی اُونٹ کے بدلہ میں فروخت کرتا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے خواب میں ہی معاملہ کرلیا وہ صاحبِ قبر اُٹھا اور اُس اُونٹ کو ذبح کر دیا۔ جب یہ اُونٹ والا نیند سے اُٹھا تو اُسکے اُونٹ کے خون جاری تھا۔ اُس نے اُس کو ذبح کر دیا اور گوشت تقسیم کر دیا۔"

[دیوبندی بزرگ: مولانا محمد زکریا صاحب " **فضائل صدقات** " (حصہ دوم، ساتویں فصل، واقعہ نمبر 16) صفحہ نمبر 711] کتب خانہ فیضی لاہور

علماء کا عقیدہ 8 تبلیغی جماعت کے سرپرست مولانا محمد زکریا سہارنپوری صاحب خود لکھتے ہیں: " مصر میں ایک صاحبِ خیر شخص تھے لوگوں سے ایک غریب کیلئے خیرات مانگی مگر کسی نے کچھ نہ دیا۔ یہ سب سے مایوس ہوکر ایک سخی کی قبر پر چلے گئے اور اُس کی قبر پر بیٹھ کر سارا قصہ بیان کر دیا اور وہاں سے اُٹھ کر چلے گئے .... رات کو اُن صاحب نے قبر والے کو خواب میں دیکھا، وہ کہہ رہا تھا کہ میں نے تمہاری ساری بات سن لی تھی مگر مجھے جواب دینے کی اِجازت نہ ہوئی تم میرے گھر والوں کے پاس جاؤ اور اُن سے کہو کہ مکان میں فلاں جگہ سے 500 اشرفیاں اُس فقیر کو دے دیں.........

[دیوبندی بزرگ: مولانا محمد زکریا صاحب " **فضائل صدقات** " (حصہ دوم، ساتویں فصل، واقعہ نمبر 24) صفحہ نمبر 716] کتب خانہ فیضی لاہور